

جماعتِ المحدثین کا قریب

تالیف

محمد حنیف انصاری

www.jannatikaun.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جامعہ اسلامیہ قادیانہ



JANNATI IMAM?

تالیف

محمد یحییٰ انصاری

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	ایمان اور عقائد	۳
۲	اہلسنت واجماع امت	۱۰
۳	سنت اور حدیث میں فرق	۱۱
۴	کیا قرآن مجید سے دین سیکھ سکتے ہیں؟	۱۲
۵	مذہب اہلحدیث کے نئے نظریات وافکار	۱۵
۶	صحابہ کرام اور تقلید	۲۲
۷	تقلید کیا ہے	۲۳
۸	تقلید اور نام نہاد اہلحدیث	۲۴
۹	اہلحدیث کے قیاس پر مبنی فتوے	۲۴
۱۰	ہدایت کا راستہ کون سا ہے؟	۲۵
۱۱	غیر مقلدوں کے چند اہم اصول	۲۶
۱۲	نماز تراویح اور غیر مقلدین	۲۸
۱۳	مسئلہ زکوٰۃ اور غیر مقلدین	۲۸
۱۴	مسئلہ قربانی اور اہلحدیث	۲۹
۱۵	مسئلہ طلاق اور غیر مقلدین	۳۰
۱۶	اہلحدیث اور غیر مقلدین کے باطل عقائد ونظریات	۳۳
۱۷	احوال حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	۳۸



نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایمان اور عقائد

ایمان کے لغوی معنی ہیں ”امن دنیا“ شریعت میں ایمان ان اسلامی عقائد کا نام ہے۔ جنہیں مان کر انسان عذاب الہی سے امن میں آجاتا ہے یعنی تمام اُن چیزوں کو ماننا جو حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے۔ ایمان کہتے ہیں ”التصدیق بما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ دل کی سچائی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی جملہ ہدایات کو مان لینا ایمان ہے۔ ایمان ایک نہایت ضروری چیز ہے مومن کی زندگی کا آغاز ہی ایمان سے ہے ایمان اگر نہیں تو اُسے آپ انسان تو کہہ سکتے ہیں مومن نہیں کہہ سکتے۔

قرآن کریم نے ایمان کو تمام اعمال کی اساس قرار دیا ہے اور ایمان سے محروم افراد کے کاموں کی مثال ”راکھ“ سے دی ہے جس کو ہوا کے جھونکے اڑا اڑا کر فنا کر دیتے ہیں اور ان کا کوئی وجود نہیں رہتا۔

الحمد للہ! ہمارا دین اسلام ہے اور ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اہل سنت و جماعت ہے جاننا چاہئے کہ دین اسلام میں عقائد جز ہیں اور اعمال شاخیں۔ جس طرح درخت کی جڑ کٹ جانے یا خراب ہو جانے سے شاخیں مڑ جھا کر فنا ہو جاتیں ہیں اسی طرح عقائد کے نہ ہونے یا بگڑ جانے سے اعمال خراب و برباد ہو جاتے ہیں اس لئے اعمال سے پہلے عقائد کا صحیح و درست ہونا بہت ضروری ہے۔

اس زمانے میں قسم قسم کے عقائد کی بنا پر طرح طرح کے فرقے مسلمانوں میں پیدا ہو چکے اور ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو برس پہلے ہی فرما دیا جیسا کہ



حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت بہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک فرقے کے سوا باقی تمام فرقے والے جہنمی ہوں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک فرقے والے کون ہیں (یعنی جنتی فرقے کی پہچان کیا ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ اس حدیث شریف کی تشریح فرماتے ہیں کہ امت میں ابھی بہتر ۷۳ فرقے ہوئے نہیں مگر حضور ﷺ نے ارشاد فرمادیا کہ میری امت ۷۳ بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی معلوم ہوا کہ ہر راستہ پر آپ کی نظر ہے ہر بھٹکنے والے پر آپ کی نظر ہے۔ ہدایت کا راستہ وہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ یعنی سنت کا راستہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا راستہ ہی ہدایت کی منزل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی روش ”سنت رسول“ صحابہ رضی اللہ عنہم کی روش ”سنت صحابہ“ جس کو مختصر کیا اہل سنت و جماعت اور بھی مختصر کیا تو آپ نے سنی کہہ دیا۔ اب اللہ کے رسول ﷺ نے کیا بات فرمائی۔ اہل سنت و جماعت جو ایمان والے ہیں جو سنت والے ہیں ان کا راستہ صحیح راستہ مگر سنو! حل تلاش کرنے سے پہلے میرے اس سوال کا جواب دو کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں کون سی کی تھی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت کا باعث بنے؟ کیا ضرورت تھی یہ کہنے کی ”ما انا علیہ واصحابی“ جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ ان کو مانو؟ وہ کون سی بات تھی کہ کہا جائے ”علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدين“ تم پر میری سنت لازم ہے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے وہ کون سی روش تھی کہ کہا جائے ”ما انا علیہ واصحابی“ میری روش پر چلو میرے صحابہ کی روش پر چلو؟

مختصر جواب یہ ہے کہ بعض چیزیں جو تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہیں مل سکتی وہ صحابہ کی سنت میں ملے گی، قانون تمہیں رسول اللہ ﷺ سے ملے گا، ضابطہ رسول اللہ ﷺ

سے ملے گا اصول رسول اللہ ﷺ سے ملے گا مثال کے طور پر اللہ رسول ﷺ یہ قانون تو دیں گے "و تعذر وہ توقره" اللہ کے رسول ﷺ کی تعظیم اور توقیر کرو مگر کیسے کریں؟ رسول اللہ ﷺ خود کر کے نہیں بتلائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ تو فرمائیں گے "اطيعوا الله واطيعوا الرسول" یعنی رسول کی اطاعت کرو کیسے کریں؟ یہ کر کے نہیں بتلائیں گے رسول اللہ ﷺ یہ تو فرمائیں گے "واتبعونی" میری اتباع کرو کیسے کریں؟ اپنی اتباع کر کے نہیں بتلائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ یہ تو فرمائیں گے مجھ سے محبت کرو۔ کیسے کریں؟ یہ رسول ﷺ کر کے نہیں بتلائیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ تعظیم کا قانون رسول اللہ ﷺ سے 'لو' طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے 'لو' محبت کا قانون رسول اللہ ﷺ سے 'لو' طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے 'لو' اطاعت کا قانون رسول اللہ ﷺ سے 'لو' طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے 'لو' صرف سنت رسول کو حق سمجھنے والا حق پر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے کہ جو رسول معیار حق ہیں وہ خود صحابہ رضی اللہ عنہم کو معیار حق بنا رہے ہیں۔ اس لئے قرآن نے صاف لفظوں میں فرمایا ہے "امنوا كما امن الناس" اے لوگو! ایمان لاؤ جیسا لوگ ایمان لائے یہاں لوگوں سے مراد صحابہ کرام ہیں (خطبات حیدر آباد)

حضور ﷺ کے صحابی ساری امت سے افضل و بہتر ہیں ملت اسلامیہ کی عظمت اور اسلام کی عظمت صحابہ کرام سے ہی بلند ہوئی ہے۔ یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے حضور ﷺ کے جمال کو دیکھا آپ کی پاکیزہ صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ قرآن اور دین کو حضور ﷺ کی زبان سے سنا اور اپنی جان و مال حضور ﷺ پر نثار کر دیا۔ صحابی رسول کے مرتبہ کو اب کوئی نہیں پاسکتا۔ دنیا بھر کے اولیاء اقطاب ابدال غوث و قطب صحابی رسول کے درجہ و مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ قرآن مجید کے اولین مخاطب ہیں اور حضور ﷺ سے بلا واسطہ شرف تعلیم و تربیت صحابہ کرام کو حاصل ہوا تھا اسلام کی اشاعت کے اولین داعی اراد حق میں مخلصانہ سر فروشی اور دین کی راہ میں مصائب و آلام اٹھا کر ثابت قدمی کے تاج انہیں کے زینت و زینت بنتے رہے۔ تمام صحابہ کرام مومن مخلص سچے مسلمان اور جنتی

ہیں 'عادل' ہیں۔ سب کی تعظیم و توقیر محبت و احترام مسلمانوں کے لئے لازم و واجب ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق ارشاد ہوا کہ

☆ "امتن الله قلوبهم للتقوى" ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تقویٰ میں امتحان لے لیا (پ ۲۷ رکوع ۱۳)

☆ رضى الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنات تجري من تحتها الانهار خالدین فیہا ابدًا (پ ۲ رکوع ۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنتوں کا وعدہ فرمایا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ (صحابہ) ہمیشہ اس میں رہیں گے

☆ وكلا وعد الله الحسنى سب صحابہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا

☆ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے لئے اپنی بخشش اور اجر عظیم کا اعلان فرمایا (پارہ ۲۶ رکوع ۱۱)

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کو زمین کی حکومت و خلافت کی بشارت عطا فرمائی (پ ۱۸ رکوع ۱۳)

☆ انہیں حضور ﷺ کا ساتھی قرار دیا گیا کافروں پر سخت آپس میں رحم دل فرمایا (پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

حضور ﷺ نے فرمایا:-

☆ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جن کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے

☆ میرے زمانہ کے لوگ بہترین ہیں

☆ میرے صحابہ کو برا مت کہو

☆ مجھے اس ہستی کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے گا تو وہ صحابہ میں سے کسی ایک مُد بلکہ نصف مُد کے ثواب کو بھی نہ پاسکے گا۔ (مشکوٰۃ سلم 'فضائل صحابہ')

☆ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان کو تنقید کا نشانہ نہ بناؤ۔ جس نے انہیں محبوب رکھا میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھا اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے

بغض کی وجہ سے بغض رکھا جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور اللہ کو ایذا دینے والا جہنمی ہے (ترمذی)

☆ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیں تو کہو تمہاری اس شرارت پر تم پر لعنت (بخاری)

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں صحابہ کرام کے فضائل ملاحظہ فرمانے کے بعد اب جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا بے باک گستاخانہ لب و لہجہ بھی ملاحظہ ہو۔ موصوف نے اپنی کتاب ”خلافت و ملوکیت“ میں خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کو زبردست تنقید کا نشانہ بنایا اور دستور جماعت اسلامی میں لکھا کہ

”رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔ کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو“ (دستور جماعت اسلامی ترجمان القرآن)

مودودی صاحب نے مذکورہ بالا تینوں جملوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے میں داخل کیا ہے گویا ان باتوں پر ایمان نہ رکھنے والا محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا ہی منکر ہے سچ و حق تو یہ ہے کہ مودودی صاحب کی مذکورہ باتوں پر یقین رکھنے والا قرآن کریم اور محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی منکر ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نمازی کو حکم دیا ہے کہ عین حالت نماز میں میرے حضور یہ عرض کریں

اهدنا الصراط المستقیم صراط

اے اللہ ہم کو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر

الذین انعمت علیہم (سورہ فاتحہ)

تیرا انعام ہوا۔

انعام والے کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

☆ انعم اللہ علیہم من النبیین

اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا انبیاء

صدیقین شہداء اور صالحین پر

والصدیقین والشہداء،

والصالحین (سورۃ النساء)



قرآن کریم کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کی راہ پر چلنے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں معیار حق بتلایا ہے۔ اسی لئے یہ تنقید سے بھی بالاتر ہیں۔

اللہ تعالیٰ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے

☆ فان امنوا بمثل ما امنتم به
فقد اهتدوا (البقرہ آیت ۱۳۷)
اگر لوگ تمہاری مثل ایمان لائیں تو
ہدایت یافتہ ہوں گے۔

صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام معیاری ایماندار ہیں جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو معیاری انسان قرار دیا ہے تو وہ تنقید سے بالاتر بھی ثابت ہوئے۔

اذا قيل لهم امنوا كما امن الناس
(البقرہ)
جب کہا جاتا ہے کہ تم ایسا ایمان لاؤ جیسا دیگر
انسان (یعنی صحابہ کرام) ایمان لائے ہیں

یہ دوسری دلیل قطعی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے معیاری انسان اور تنقید سے بالاتر ہونے کی یہ ہے

السابقون الاولون من المهاجرين
والانصار والذين اتبعوهم
باحسان رضى الله عنهم ورضوا
عنه (توبہ آیت ۱۰۰)
مہاجرین اور انصار جو ایمان لانے
میں سب سے مقدم ہیں اور جو عقائد
اور اعمال میں ان کے تابع ہیں اللہ تعالیٰ
ان سب سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مہاجرین اور انصار صحابہ اور جو لوگ ان کے تابع ہیں ان سب کو رضائے الہی کی سند حاصل ہے اب کون ایماندار ہے جو ان پاکیزہ نفوس کو معیار حق اور تنقید سے بالاتر نہ سمجھے کیونکہ اگر یہ لوگ معیار حق نہ ہوتے اور تنقید سے بالاتر نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل نہ ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے سے ہی یہ خبر دے دی



تھی کہ جس طرح صحابہ کرام کا ہر فعل اور قول نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں رضا الہی کے لئے ہے اس طرح نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہرہ کے بعد بھی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔

صحابہ کرام وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے کوئی تنقید نہیں کی چودھویں صدی کے سیاسی لیڈر اور غیر مقلدین ان پاکیزہ نفوس کو ہدف تنقید بنا رہے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں بے باک و گستاخانہ لہجہ اختیار کرنا نہ صرف بد عقیدگی ہے دینی اور گمراہی کی دلیل ہے بلکہ بہتر ۷۲ گمراہ فرقوں میں اپنی شمولیت کا اعلان اور نجات یافتہ فرقہ اہل سنت و جماعت سے اخراج کا ثبوت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یقیناً معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہیں ہمارے ایمان کی کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کا ایمان ان کا ساہو مومن 'ما سوائے بے دین۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی یہ امت قہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ چکی لیکن ان میں سے صرف ایک فرقہ والے جنتی ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے۔ اور جنتی مذہب والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضور ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

اہلسنت و جماعت کا فرقہ نجات پانے والا ہے اور اہل سنت و جماعت کی حقانیت کی دلیل یہ ہے کہ سلف صالحین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کے بعد تمام مجتہدین و بزرگان دین اسی عقیدہ اور اسی طریقہ پر رہے۔ صحاح ستہ اور ان کے علاوہ (احادیث کریمہ کی) دوسری مشہور و معتمد کتابیں کہ جن پر احکام اسلام کا مدار و مدار ہے ان کے محدثین اور حنفی شافعی مالکی اور حنبلی کے فقہاء وائمہ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو ان کے طبقہ میں تھے سب اہلسنت و جماعت سے تھے اہلسنت و جماعت 'اولیاء اللہ کی جماعت ہے جو دین اسلام میں سوا اعظم جماعت اہلسنت ہے مسلمانوں کی اکثریت کا مذہب اہلسنت و جماعت ہے بحمد و تعالیٰ۔



اس زمانے کے گمراہ فرقوں میں سب سے زیادہ خطرناک وہابی فرقہ ہے ان سے میل جول رکھنے میں ایمان کی بربادی یقینی ہے اللہ تعالیٰ ان کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچائے رکھے (آمین)
 اس فرقہ کا رکن اعظم اللہ تعالیٰ کی توہین اور محبوبانِ خدا کی تذلیل ہے۔ غیر مقلد جو اپنے آپ کو ”اہل حدیث“ کہتے ہیں جماعت اسلامی، تبلیغی، دیوبندی، ندوی یہ سب فرقے عقائد میں ابن تیمیہ اور عبدود باب نجدی کے پیرو ہیں۔

اہلسنت واجماع امت

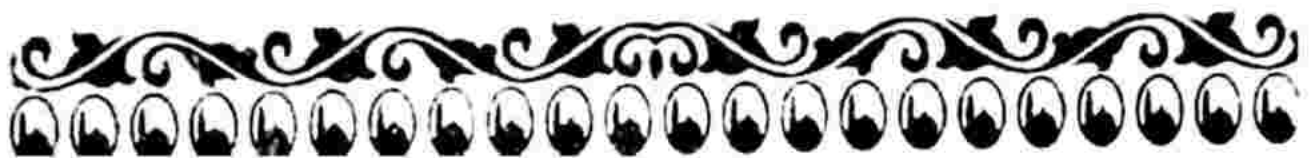
حضور نبی کریم ﷺ نے نجات پانے والے جنتی فرقہ کا نام ”الجماعۃ اور تسواد اعظم“ بتایا یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت اسی وجہ سے اس جنتی جماعت کا نام ”اہلسنت وجماعت“ ہوا۔ اہلسنت وجماعت کے سوا تمام فرقے باطل و گمراہ ہیں۔
 حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

JANNATI KAUN?

اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر متفق نہ
 ہونے دے گا اکثریت پر اللہ کا دست
 کرم ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ
 میں الگ ہی جائے گا۔

ان الله لا يجمع امتي على ضلالة
 ويد الله الجماعة ومن شذّ شذّ في
 النار (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

یہ امت ساری گمراہ نہ ہوگی بلکہ قیامت تک ایک فرقہ حق پر رہے گا یہ اس امت کی خصوصیت
 ہے اس میں اشارتاً فرمایا گیا کہ مسلمانوں کا اجماع برحق ہے جس پر سارے علماء اولیاء متفق
 ہو جائیں۔ وہ مسئلہ ایسا ہی لازم العمل ہے جیسے قرآن کی آیت۔ اس حدیث کی تائید اس آیت
 سے ہے۔



ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ
یعنی ی جو مسلمانوں کے راستہ کے علاوہ کوئی
ماتولی و نصلہ جہنم اور راہ چلے گا ہم اسے دوزخ میں بھیجیں گے

اجماع امت کا حجت ہوتا یہ بھی جماعت اہلسنت کی ہی خصوصیت ہے

اللہ تعالیٰ کا دست کرم جماعت پر ہے اس سے مراد حفاظت رحمت اور مدد ہے یعنی اللہ تعالیٰ
جماعت کو غلطی اور دشمنوں کی ایذا سے بچائیگا۔ حدیث شریف میں ہے جسے مسلمان اچھا
سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لتکونوا شهداء علی الناس۔
حضور ﷺ فرماتے ہیں تم زمین میں اللہ کے گواہ رہو۔

لہذا جس کام کو عام علماء صلحاء اور عوام مسلمین اچھا جانیں وہ اچھا ہی ہے خیال رہے کہ بڑی
جماعت سارے مسلمانوں کی معتبر ہے نہ کہ کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی۔ لہذا اگر کسی بستی
میں ایک سنتی ہے سب بد مذہب تو وہ ایک ہی سواد اعظم ہو گا کیونکہ وہ صحابہ سے اب تک کی
جماعت کے ساتھ ہے۔

یہ حدیث تا قیامت بد مذہبیت سے بچنے کا پڑا ذریعہ ہے اگر مسلمان اس پر کار بند ہیں تو
چھوٹے چھوٹے فرقے خود ہی ختم ہو جائیں گے۔

سنت اور حدیث میں فرق

سنت سے مراد حضور ﷺ کے سارے فرمان افعال اور احوال ہیں جو مسلمانوں کے لئے
قابل عمل ہیں۔ حضور ﷺ کے یہ افعال شریعت کہلاتے ہیں خیال رہے کہ حضور ﷺ کی
خصائص سنت نہیں۔ لہذا نو (۹) بیویاں نکاح میں رکھنا چاند کو شق کرنا سورج کو پلٹانا کنکروں
سے کلمہ پڑھوانا درختوں کو ٹلانا اور واپس بھیجنا انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمانا اور
دیگر سارے خصائص و معجزات اگرچہ حضور ﷺ کے افعال کریمہ ہیں لیکن ہمارے واسطے
تا قبل عمل ہر سنت حدیث ہے ہر حدیث سنت نہیں۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا ”علیکم
بسنتی“ تم پر میری سنت لازم ہے یہ نہ فرمایا بحدیثی تم پر میری حدیثوں پر عمل کرنا

لازم ہے۔ ہمارا نام مجتہدہ تعالیٰ اہلسنت یعنی سنتوں پر عامل۔ اہل حدیث نہیں۔ کیونکہ ساری حدیثوں پر کوئی عمل نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اہل حدیث ہو سکتا ہے۔ اگر الہمدیٹ ہونے کا دعویٰ ہو تو ساری احادیث پر عمل کر کے دکھائے ورنہ ندامت اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے مذہب اہلسنت و جماعت قبول کرے۔

یہ بھی خیال رہے کہ شریعت کے دلائل چار ہیں قرآن، سنت، اجماع امت اور قیاس مجتہدین۔ لیکن کتاب و سنت اصل اصول ہیں اور اجماع و قیاس ان کے بعد کہ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ مل سکے تو ادھر رجوع کرو۔ نیز قیاس قرآن و سنت کا مظہر ہے اجماع امت و قیاس یہ دونوں بھی اشد ضروری ہیں۔ خلافت صدیقی اور فاروقی اجماع امت سے ہی ثابت ہے اور ان کا انکار کفر مشلا تاج میں ”باجرہ اور چاولوں میں سود حرام ہے“ مگر کتاب و سنت میں اس کا ذکر نہیں۔ قیاس سے حرمت ثابت ہے۔

کتاب و سنت سمندر ہے کسی امام کے جہاز میں بیٹھ کر اسی کو طے کرو۔ کتاب و سنت طب ایمانی کی دوائیں ہیں کسی طبیب روحانی یعنی امام مجتہد کے مشورے سے انہیں استعمال کرو۔

کیا قرآن مجید سے دین سیکھ سکتے ہیں؟

اس زمانے کے الہمدیٹ غیر مقلدین اور اہل قرآن فرقوں کا کہنا ہے کہ قرآن ”کتاب مبین“ روشن کتاب ہے اور ”ہدی للناس“ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہے لہذا دین کے مسائل راست طور پر قرآن مجید سے سیکھنا چاہیے اور قرآن عظیم ہی سے ایمان لانا چاہیے اس مقصد کے لئے اگر عربی زبان سیکھی جائے اور ڈکشنری (DICTIONARY) سے مدد حاصل کی جائے تو تمام راہوں و اسطوں و سیلوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام مجتہدین محدثین اور علمائے کرام سے مسائل معلوم کرنے اور

دین سیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک سے بچنا چاہیے اللہ کے بندہ کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حاجت مند اور محتاج ہونا چاہئے یہی توحید کی حقیقت ہے

قرآن مکمل کتاب ہے اور اس میں ہر چیز کا بیان ہے نیز اس کا سمجھنا بھی آسان ہے رب فرماتا ولقد یسرنا القرآن للذکر۔ موجودہ دور کے الحمدیٹ غیر مقلدین اور اہل قرآن فرقوں کی یہ تعلیمات افکار و نظریات ہیں۔

حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ نے اپنے عارفانہ ماصحانہ اور عالمانہ خطبات میں ان شبہات اور اعتراضات کا ازالہ فرمایا ہے "قرآن مجید نے صاف لفظوں میں کہا ہے

"آمنوا کما آمن الناس" اے لوگو! ایمان لاؤ جیسا لوگ ایمان لائے۔ لوگوں سے مراد صحابہ کرام ہیں۔ یہ نہیں فرمایا گیا کہ ایمان لاؤ جیسا قرآن کہتا ہے ایمان لاؤ جیسا رسول کی سنت میں ہے مگر یہ کہا جا رہا ہے ایمان لاؤ جیسا لوگ "مذہبی" صحابہ کرام "ایمان لائے۔ اگر یہ کہا جاتا ایمان لاؤ جیسا کہ قرآن میں ہے آمنوا کما فی القرآن۔ تو بڑا غضب ہو جاتا۔ اس لئے کہ قرآن سے ایمان لینے کے لئے ہم سب چلتے ہیں کہ ایمان لانا ہے قرآن ایک ہے مگر چلنے والوں کی طبیعتیں مختلف ہیں آرزوئیں مختلف ہیں خواہشیں مختلف ہیں ارادے مختلف ہیں عزائم مختلف ہیں۔ اب ارادوں کو لے کر الفت (ڈکٹیشن) بغل میں بائیں کی بغل میں لسان احمر ہے دوسرے کے بغل میں قاصدوں۔ دیکھیں گے پاس صراحت ہے۔ تمام فرقوں (ڈکشنریز) کو بغل میں لے کر قرآن سمجھنے کے لئے چلے۔ اس لئے اب انھیں قرآن ہی سے تو ایمان سیکھنا ہے جب تو ہمارا حال یہ ہو گا کہ اس کی مثال بھی بتا دوں۔ "اتقیسوا الصلوٰۃ"

کسی نے اٹھا کر الفت دیکھا کہ "صلوٰۃ" کے معنی کیا ہیں کہا "صلوٰۃ" کے معنی طلبِ رحمت کے

ہیں لہذا رحمت طلب کر لیا کرو۔ تو خواہش بدلتی جا رہی ہے تو معنی بھی بدلتے جا رہے ہیں "صلوٰۃ" کے معنی دعا کرنا ہے۔ "اقیموا الصلوٰۃ" کے معنی دعا کر لیا کرو۔ کسی نے کہا نہیں صاحب "صلوٰۃ" کے معنی ارکان مخصوصہ کو ادا کرنا ہے ارکان مخصوصہ کو ادا کیا کرو۔ کسی نے کہا نہیں جی "صلوٰۃ" کے معنی استغفار کرنا ہے لہذا استغفار کر لیا کرو۔ کسی نے مراد درود شریف لے لیا غرض کسی نے کچھ کسی نے کچھ اپنی خواہش کے مطابق معنی اختیار کر لیا۔ اگر قرآن سے ایمان سیکھنے کے لئے قوم جاتی تو جتنے سر ہوتے اتنے ہی مذہب ہوتے۔ تو قرآن نے احتیاط کیا کہ مجھ سے مت سیکھو اگر تمہیں سیکھنا ہے تو ان سے سیکھو جو تم سے پہلے سیکھ چکے ہیں۔ یہ علمی رابطہ لگا ہوا ہے۔ اگرچہ قرآن عربی زبان میں ضرور ہے مگر عربی سیکھ کر قرآن سمجھ لینا ضروری نہیں ہے۔ صدیق اکبر عربی تھے فاروق اعظم عربی تھے علی مرتضیٰ عربی تھے۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہم عربی تھے۔ باوجود عربی ہونے کے قرآن سمجھنے کے لئے رسول عربی کے محتاج تھے۔ بتاؤ پہلے کتاب آئی یا پہلے رسول آئے؟ یعنی پہلے سکھانے والا آیا پھر کتاب آئی اور جیسے جیسے لوگ سمجھتے جا رہے ہیں ویسے ہی آیتوں کا نزول ہو رہا ہے ایسا نہیں ہے کہ ایک بار ہی سب نازل کر دیا گیا ہے معلوم ہوا کہ یہ کتاب ایسی نہیں ہے جو عربی جان کر تم سیکھ لو۔ دنیا کی ہر کتاب کا ترجمہ کر سکتے ہو۔ دنیا کی ہر کتاب دیکھ کر سیکھ اور سمجھ سکتے ہو۔ قرآن سمجھنے کے لئے صرف عربی ہی جانتا کافی نہیں ہے مقام مصطفیٰ ﷺ کو بھی جانتا ضروری ہے۔ مقام کبریا کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ ہر شک قرآن مکمل کتاب ہے مگر اس مکمل کتاب سے لینے والی کوئی مکمل ہستی جائے اور وہ نبی کریم ﷺ ہیں۔ سمندر سے موتی ہر شخص نہیں نکال سکتا شناور کی ضرورت ہے قرآن حفظ کے لئے آسان ہے کہ بچے بھی یاد کر لیتے ہیں نہ کہ مسائل نکالنے کے لئے۔ اسی لئے "الذکر" فرمایا گیا یعنی یاد کرنے کے لئے۔

قرآن کے اصطلاحات کو جاننے کے لئے ہم سب کو بارگاہ نبوت میں پہنچنا ضروری ہے۔ دیکھو یہ رابطہ لگا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین نے سیکھا۔ تابعین سے تبع تابعین نے سیکھا ائمہ مجتہدین نے سیکھا ان سے علماء صالحین نے سیکھا۔ وہاں سے یہاں تک ایک رابطہ ہے ایک تسلسل ہے سیکھنے

سکھانے کا۔ اس کڑی سے دور ہو جاؤ تو تم قرآن سے ایمان نہیں لے سکتے۔ جب ہی تو کہا ”امنوا کما امن الناس“ ایمان کا دعویٰ کرنے والو! ایسا ایمان نہیں چاہئے جیسا تم کہہ رہے ہو ایمان لاؤ جیسا لوگ (صحابہ کرام) ایمان لائے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جس کا تعلق نہ سننے سے ہے اور نہ دیکھنے سے ہے بلکہ سمجھنے سے ہے وہ کونسی چیز ہے؟ وہ میرے رسول ﷺ کی محبت ہے۔ آمنوا کما آمن الناس۔ ایسا ایمان لاؤ جیسا یہ لوگ ایمان لائے۔ لوگوں کو معیار حق قرآن نے بھی بتا دیا اور رسول ﷺ نے بھی بتا دیا۔ جو رسول ﷺ کی سنت پر چلے گا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت پر چلے گا وہی منزل تک پہنچ جائے گا (خطبات حیدر آباد)

مذہب احمدیت کے نئے نظریات و افکار

الہمدیث غیر مقلدین کا نعرہ ہے کہ دین آسان ہے لہذا ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے۔ الہمدیث چاہتے ہیں کہ دین میں آسانی اور سہولت دے کر سب والہمدیث یعنی غیر مقلد (منکرین فقہ) بنایا جائے لوگ سہولت پسند ہو کر الہمدیث بن جائیں گے اور ائمہ دین و اسلاف صالحین سے اظہار بیزاری اختیار کریں الہمدیث دراصل سہولت اور آسانی کے نام پر دین اسلام کے عقائد نظریات عبادات و اعمال سب کو بدل دینا چاہتے ہیں الہمدیث آسانی کے نام پر نوجوانوں کو فریب دیتے ہیں کہ نماز کے لئے سر پر ٹوپی پہننا ضروری نہیں ہے دین آسان ہے لہذا ٹوپی کے بغیر بھی نماز ہو جائے گی نوجوانوں کے لئے یہ منطق سہولت کا باعث رہی۔ الہمدیث غیر مقلدین کے فریب میں بعض نادان لوگ سر سے ٹوپی اور دل سے احترام نماز نکال پھینک دیئے۔ الہمدیث غیر مقلدین کا کام داؤں میں وسوے اور صفوں میں انتشار پیدا کرنا ہے دعا عبادت کا مغز ہے حاصل عبادت ہے لیکن الہمدیث چاہتے ہیں کہ نماز کے بعد ہونے والی دعا کو بند کر دیا جائے۔ اس کے لئے یہ کہنا شروع کر دیئے کہ نماز ہی دعا ہے لہذا نماز کے بعد مزید دعا کی ضرورت نہیں ہے یہ بات ان لوگوں کے لئے سہولت کا باعث رہی جو بیزاری کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور کھٹا کھٹ جلدی جلدی نماز ادا کر کے بھاگتا چاہتے ہیں۔ سر

سے ٹوپی اتار کر احترام نماز چھین لینے کے بعد الہمدیث غیر مقلدین نے روح نماز اور عبادت کے مغز کو بھی چھین لیا۔ الہمدیث یعنی غیر مقلدین نے ایک اور سہولت کو جاری کرتے ہوئے وضو کو ناقص کر دیا ہے وضو میں دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا فرض ہے لیکن ان بد باطنوں نے کپڑے کے ساڈ کس (Socks) پر مسح کو جائز قرار دے دیا۔ سہولت پسند اور مسائل سے ناواقف افراد نے الہمدیث غیر مقلدین کے فریب میں پھنس کر کپڑوں کے ساڈ کس (Socks) پر مسح کرنا شروع کر دیا۔ دین میں نئی بات کا ایجاد کرنا بدعت ہے الہمدیث غیر مقلدین کا سارا مذہب نئی ایجادات بدعات پر قائم ہے۔ چمڑے کے موزے (چمڑے کے ساڈ کس) پر مسح کرنے کا مسئلہ اس وقت ہے جب سردی کی شدت سے پیروں سے خون جاری ہو رہا ہے یا پیر پھٹ رہے ہیں۔ یعنی الہمدیث غیر مقلدین کی عجیب ضد ہوتی ہے موسم گرما میں جب کہ سارے جسم سے اور خصوصاً ان کے پیروں سے بدبو پھیلتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی یہ اپنی گندی خصلت اور بد فطرت سے مجبور ہو کر وضو میں پیر دھونے کے بجائے بہانے تلاش کرتے ہیں جب کہ ارشاد ربانی یہ ہے کہ "اللہ يحب التوابين ويحب المطهرين" بے شک اللہ تعالیٰ تو بہ کرنے والوں اور صاف ستھرے لوگوں کو پسند فرماتا ہے اسلام صاف ستھرا مذہب ہے پاکی اور حاکم ایمان ہے اسلام طہارت و صفائی کا حکم دیتا ہے غیر مقلدین نہ ہی اپنی بد تمیزیوں اور گستاخیوں سے توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی صفائی پسند ہوتے ہیں۔ مزاج میں نفاست نہیں بلکہ نجاست ہوتی ہے۔ اپنی حالت کو نہ ہی سنوارنا چاہتے ہیں اور نہ ہی نکھارنا چاہتے ہیں

"اللہ جمیل و یحب الجمال" اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، الہمدیث غیر مقلدین اپنی حالت و ہیئت کو وحشی، بیستناک اور خوفناک بنائے گھومتے ہیں ڈاڑھی چاروں طرف سے بڑھتے بڑھتے پیٹ سے نیچے پہنچ جاتی ہے لیکن یہ کٹوانے سے گریز کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ غیر مقلدین کی صرف ناک اور پیشانی نظر آتی ہے بہر حال یہ متنفر حالت میں گھومتے رہتے ہیں۔ اسلام سے متعلق اقوام عالم کو یہ غلط تاثرات پیش کر رہے ہیں ان کے بھیاںک روپ سے غیر تو میں متاثر تو نہیں ہو سکتیں بلکہ اسلام سے بدظن ہو جاتی ہیں۔



الہمدیث غیر مقلدین نے یہ گمراہی بھی مچا رکھی ہے کہ نمازوں کی قضاء ضروری نہیں ہے۔ یعنی اگر کوئی قصد انماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضاء کرے تو قضاء سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کا قضاء کرنا اس کے ذمہ واجب ہے الہمدیث کی یہ بات سراسر بے عقلی پر مبنی اور غیر منطقی ہے کہ چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء نہ کرے، عورتوں پر ایام حیض و نفاس کے روزوں کی قضاء فرض ہے جن پر مجبوری کی وجہ سے روزے نہ رکھنے کی اجازت ہے انھیں روزے معاف نہیں ہیں بلکہ مجبوری ختم ہو جانے پر روزے قضاء رکھنا فرض ہے اگر الہمدیث کی ڈکٹری میں قضاء کا لفظ نہ ہو تو کیا ایام حیض و نفاس کے روزے عورتوں پر معاف ہو جائیں گے اور عذر ختم ہونے پر مجبوری میں چھوڑے ہوئے روزے بھی معاف ہو جائیں گے؟ ہاں اگر الہمدیث کے یہاں قضاء کی اصطلاح ہی نہ ہو تو ان سے دریافت کریں کہ اگر کوئی ان سے ماضی میں قرض حاصل کیا ہو تو اس قرض کی ادائیگی ضروری ہے یا نہیں؟ افسوس! یہ لوگ قرض کی ہی نہیں بلکہ چندہ، صدقات، خیرات کی قضاء بھی وصول کرتے ہیں الہمدیث دین و شریعت کو اپنے گھر کی میراث یقین کرتے ہوئے نہایت جرات و بے باکی سے شرعی احکامات کو بدل دیتے ہیں۔ آسمانی اور نبوی احکام پر اسلامی تعلیمات و شریعت کے احکام کو تبدیل کرتے ہوئے نئے نئے فتنے پیدا کرتے ہیں۔ شریعت میں مسافر پر قصر واجب ہے اگر کوئی ۵۷ میل یعنی ۹۳ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کی غرض سے سفر کرے تو وہ مسافر کہلاتا ہے۔ مسافر اگر قصر نہ کرے گا تو گنہگار ہو گا قصر صرف ظہر عصر اور عشاء کی فرض رکعتوں میں کرنا ہے یعنی ان میں چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت ادا کی جائیں گی باقی سنتوں اور وتر وغیرہ کی رکعتیں پوری ادا کی جائیں گی لیکن الہمدیث غیر مقلدین نے قیاس اور مفروضوں کا سہارا لیتے ہوئے مسافر کے لئے سنتیں اور وتر معاف کر دی ہیں مذہب الہمدیث کے مطابق صرف دو رکعت کی کھٹا کھٹ ٹھونگ بازی کافی ہے یہ ہے ”دین رخصت“ سہولت پسند دین کی تعلیمات۔ الہمدیث کے مذہب کا حاصل مجموعہ رخص (رخصوں پر عمل کرنا) ہے جس کا نتیجہ ذہن نشین رہے کہ یہ سراسر دین میں مداخلت اور شرعی احکامات میں تبدیلی ہے شیوینا، آریس ایس بی جے پی اور فرقہ پرست جماعتیں مسلم پرست (اسلامی

قوانین) کو تبدیل کرتے ہوئے یکساں سیول کوٹ نافذ کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے ہیں مسلمانوں نے ان کے مذموم ارادوں کو کھلتے ہوئے ناکام تو بنادیا ہے لیکن الہمدیث غیر مقلدین، اسلامی لبادہ اوڑھ کر ان فرقہ پرست تنظیموں کے خفیہ ایجنڈوں پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کو بے دین، مادہ پرست اور روحانیت سے دور کرتے جا رہے ہیں اگر سفر میں نماز کی سنتیں اور نوافل معاف ہیں تو الہمدیث سے دریافت کریں کہ حاجی حرمین شریفین (مسجد کعبہ اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ) مقامات حج و زیارت، منی، عرفات، مزدلفہ، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی مساجد میں کثرت سے قضائے عمری اور نوافل کیوں ادا کرتا ہے؟ حاجی احرام باندھتے ہی نفل نماز شروع کر دیتا ہے طواف شروع کرنے سے پہلے نفل نماز اور طواف کے بعد دو رکعت مقام ابراہیم پر واجب الطواف ادا کرتا ہے۔ میزاب رحمت، حطیم، باب ملتزم، زمزم، صحن کعبۃ اللہ ہر مقام پر کثرت سے نفل نمازیں ادا کی جاتی ہیں اور اس یقین سے یہاں دعائیں کی جاتی ہیں کہ یہ مقامات مستجاب الدعا ہیں۔ مسجد نبوی شریف میں حاجی ریاض الجنۃ، منبر نبوی شریف کے ستنوں کے قریب کثرت سے نفل نمازیں ادا کرنا باعث سعادت یقین کرتا ہے مسجد قباء کا خصوصی سفر کرتے ہوئے نفل نمازیں ادا کرتا ہے یہ ساری نفل نمازیں حالت سفر میں ہی ادا کی جاتی ہیں الہمدیث غیر مقلدین چاہتے ہیں کہ نفل نمازوں کی برکات سے مسلمانوں کو محروم کیا جائے الہمدیث غیر مقلدین سفر کو صرف تفریح یقین کرتے ہیں دوران سفر عبادات میں من مانی چاہتے ہوئے سہولتوں کو اختیار کر لیتے ہیں۔ اولا تو مسافر کے لئے اپنی من گھڑت شریعت کی اساس پر نوافل، سنن اور واجبات کو معاف قرار دے دیا گیا مزید یہ کہ دوران سفر ظہر، عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھنے کو رائج کیا گیا۔ واضح رہے کہ جمع بین الصلوات ظہر، عصر کو ایک ساتھ یعنی ظہر کے وقت میں ادا کرنا صرف حج کے موقع پر حاجی کے لئے میدان عرفات میں ہی ہے مغرب و عشاء کا مسئلہ حاجی کے لئے مزدلفہ میں ہے یہ استثنائی اور مخصوص مقامات کا مسئلہ ہے اس مسئلہ کا اطلاق مسافر پر لاگو کرنا نہ صرف سراسر جہالت ہے بلکہ دین و شریعت میں مداخلت بجا اور احکامات میں تبدیلی ہے



اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ان الصلوة كانت على المومنین كتباً موقوتاً بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے

پانچوں نمازوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے اور جس نماز کا جو وقت مقرر ہے اس نماز کو اسی وقت میں پڑھنا فرض ہے وقت نکل جانے کے بعد نماز قضاء ہو جاتی ہے اور وقت سے پہلے پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی ہے ظہر کے وقت میں اگر اسی دن نماز عصر پڑھی جائے تو قضاء ادا نہیں ہوگی۔ نماز کا وقت ہوتا یہ شرط نماز ہے۔ الہدیٰ غیر مقلدین نے ایک اور بدعت شروع کر دی ہے رمضان المبارک میں وقت سحر کے اختتام پر جہاں سائرین بجائے جاتے ہیں وہاں سائرین کے فوراً بعد اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اذان نماز فجر کا ابتدائی وقت شروع ہونے سے پندرہ تا بیس منٹ پہلے ہی ہو رہی ہے۔ وقت سے پہلے اذان کہنا اور نماز پڑھنا دونوں جائز نہیں۔

سعودی عرب میں ان الہدیٰ غیر مقلدین کے ہر دن عجیب حرکات اور تماشے دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے مغرب کے وقت اگر ہلکی بارش ہو جائے تو مغرب کے ساتھ ہی فوراً عشاء کی نماز پڑھادی جاتی ہے۔ بارش طوفان نہیں مچاتی۔ زندگی بھی دوہم برہم نہیں ہو جاتی پانی اور کچھڑ سے راستے بند نہیں ہوتے لائٹ نہ ہی بند ہوتی ہے اور نہ ہی اندھیرا اچھا جاتا ہے بارش کے بعد نہ تو موذی جانور اور درندے سڑکوں پر گشت کرتے ہیں اور نہ ہی سڑکیں سنسان ہو جاتی ہیں۔ بارش کے بعد کاروبار زندگی بھی بند نہیں ہوتے۔ ہاں صرف یہ ہوتا ہے کہ ہلکی ہلکی بارش کے دوران مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی وقت میں پڑھادی جاتی ہیں نمازوں کے بعد سب بارش سے لطف اندز ہوتے ہوئے اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں دوکانیں کھل جاتی ہیں۔ سڑکوں پر سب گشت شروع کر دیتے ہیں چہل پہل بڑھ جاتی ہے سب کچھ معمول کے مطابق ہو جاتا ہے سڑکوں کی روئیں بحال ہو جاتی ہیں۔

مسجد کی لائٹیں وقت سے پہلے بجھادی جاتی ہیں۔ سارا جہاں روشن اور آباد ہوتا ہے سوائے مساجد کہ جہاں تاریکی چھا جاتی ہے قفل پڑھ جاتا ہے۔ نمازیوں کا داخلہ ممنوع ہو جاتا ہے۔ غیر



مقلدین چاہتے ہیں کہ مساجد میں تاریکی رہے اسی لئے مساجد کو سب سے پہلے بند کرنے میں پہل کرتے ہیں شب معراج کو مسجد بند، شب براءت کو مسجد بند، شب عاشورہ اور یوم عاشورہ مسجد بند، جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر مسجد بند، مزید یہ کہ شب قدر کو بھی مسجدیں بند کی جاتی ہیں

غیر مقلدین ہر کار خیر اور ذکر خیر سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں نماز کے بعد فاتحہ (الحمد شریف، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ الناس اور درود شریف پڑھنے) سے روکتے ہیں۔ درود شریف کی مبارک محافل سے روکتے ہیں۔ صلوٰۃ و سلام اور ذکر نبی ﷺ سے روکتے ہیں۔ توحید کا کھوکھلا نعرہ لگانے والے نماز تراویح کے دوران تسبیح و تہلیل سے روکتے ہیں حالانکہ یہ تو خالص حمد الہی ہوتی ہے

بہر حال نیکوں سے روکنا انکا اولین مقصد ہے زمین پر فساد برپا کرنا اور قوم میں انتشار پیدا کرنا یہی محبوب مشعلہ ہے مسلمانوں کو بے پاک اور گستاخ بناتے ہوئے ان کے دلوں سے اللہ کے مقبول و محبوب بندوں کی عظمت کو نکال دینا یہی انکی تعلیمات کا حاصل ہے۔ حضور ﷺ نے جن دجالوں اور کذابوں کے آخری زمانہ میں پیدا ہونے کی خبر دی تھی زمانہ موجودہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے آباء و اجداد نے کبھی نہیں سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہو گا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ ہم نے کبھی سنا ہو گا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آئے دو تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں (مسلم۔ مشکوٰۃ) یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گی جو منکاری و فریب سے اپنے کو تبلیغی اصلاحی اہل حدیث اور مسلمانوں کا خیر خواہ ظاہر کرے گی تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلانے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں، فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔ مسلمانوں کو ان بد عقیدہ عناصر سے دوری اختیار کرنا چاہئے۔



☆ حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی (مشکوٰۃ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے سختی سے پیش آؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے (ابن عساکر)

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بد مذہب اہل دوزخ کے کتے ہیں (دار قطنی)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض۔ بد مذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے (ابن ماجہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو ان کی جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو (مسلم شریف)

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ بد عقیدہ اور بد مذہب لوگوں کی صحبت کا اثر اس کے ہم نشین پر پڑھتا ہے اور وہ بھی رفتہ رفتہ ان کا ہم عقیدہ اور ہم خیال بن جاتا ہے لہذا کسی کی صحبت اختیار کرنے یا وعظ و تقریر سننے یا کوئی کتاب پڑھنے سے پہلے اس کے عقائد و نظریات کا معلوم کرنا اور افکار و خیالات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

انسان غیر مقلد ہو کر بہ تہذیب و زبان بے پاک اور آنحضرت ﷺ کے عادات و اخلاق سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔ غیر مقلدیت بے دینی کا دروازہ ہے غیر مقلدین بے عقل کی دلیل ہے غیر مقلد (ابجدیت) ہوتا تو بہت آسان ہے البتہ مقلد (انت و جماعت سے) ہونا مشکل ہے کیونکہ غیر مقلدین میں تو یہ ہے کہ جو جی میں آیا کر لیا۔ بے جا باہر مت کہہ دیا۔ بیسے چاہا سنت

کہہ دیا۔ کوئی معیار ہی نہیں۔ مگر مقلد (سنی) ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کو غیر مقلد جو اپنے آپ کو الحمدیٹ اور سلفی کہتے ہیں وہ اپنا نیا مذہب پھیلانے کے لئے نئے نئے فتنے کھڑے کرتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس گمراہ فرقہ سے دور رہیں ان کے فتنے میں نہ پڑیں اور نہ اس نئے مذہب کی سہولتیں دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

صحابہ کرام اور تقلید

صحابہ کرام تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے جن میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہ مجتہد تھے باقی سب ان کے مقلد۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

JANNATI KAUN?

یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ
واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور
رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں اولی الامر ہیں

اس آیت میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں۔ اس لئے کہ بادشاہوں پر عالموں کی فرمانبرداری واجب ہے اور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں (تفسیر کبیر) اور اس آیت کریمہ کے سب سے بڑے مصداق چاروں خلیفہ ہیں جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں حاکم بنے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم (نساء آیت ۸۳)
جو معاملہ پیش آتا اگر اس کے لئے رسول ﷺ اور اپنے عالموں کی طرف رجوع کرے تو ضرور خدا کا حکم جان لیتے وہ جو اپنی فکر سے باریک حکم نکالتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ استنباط یعنی قرآن و حدیث سے قیاس کر کے مسائل نکالنے پر علماء کرام ہی قدرت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع کا حکم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورہ نحل آیت ۴۳) اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھو۔

اس آیت کریمہ میں نہ جاننے والوں پر لازم قرار دیا گیا کہ وہ جاننے والوں سے پوچھیں۔ لہذا وہ صحابہ کرام جو مدینہ طیبہ سے دور رہتے تھے وہ حضور ﷺ کی ظاہری زندگی میں بھی اپنے یہاں کے سب سے بڑے عالم صحابی سے مسئلہ پوچھ کر ان کی تقلید کرتے تھے۔

تقلید کیا ہے

حجت و دلیل کے بغیر کسی کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں لہذا وہ صحابہ کرام جو کسی دور کے قبیلہ میں رہتے تھے ان کی تعلیم کے لئے سرکارِ اقدس ﷺ کسی عالم صحابی کو ان کے یہاں بھیجتے تھے تو وہ لوگ بلا حجت و دلیل اور حکم شرع کی حقیقت دریافت کئے بغیر اس عالم صحابی کی بات مانتے تھے۔ اسی کو تقلید کہتے ہیں۔ جو صحابہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں زیادہ حاضری نہیں دے سکتے تھے وہ واقف کار صحابہ کرام سے پوچھ کر ان کی پیروی کیا کرتے تھے اور جو حضور ﷺ کی خدمت میں بآسانی حاضر ہو سکتے تھے وہ ہر مسئلے میں آپ ہی کی طرف رجوع کیا کرتے تھے لیکن جب حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو سارے صحابہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مجتہد صحابہ کی طرف رجوع کیا اور ان کی تقلید کی۔ اس طرح ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ مقلد ہو گئے۔

لہذا حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ائمہ اور مقلدین در حقیقت سب صحابہ کرام ہی کے راستہ پر چلتے ہوئے ان کی پیروی کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے نکالے ہوئے مسائل میں ان کی تقلید کرتے ہیں کہ اصل مذہب صحابہ ہی کا ہے۔ ان کی اصل حدیث

ہے اور حدیث کی اصل قرآن ہے اس طرح ائمہ اربعہ کی تقلید و حقیقت صحابہ کرام ہی کی پیروی ہے جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک سے جاری ہے

تقلید اور نام نہاد اہلحدیث

اہلحدیث غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں اسے گمراہی قرار دیتے ہیں اور ان میں سے چند تو وہ ہیں جو تقلید کو شرک ٹھراتے ہیں حالانکہ اہلحدیث سب کے سب اپنے مولویوں کی تقلید ضرور کرتے ہیں۔ سارے اہلحدیث قرآن و حدیث سے مسئلہ نکالنے کی قدرت نہیں رکھتے تو وہ اپنے مولویوں کی طرف رجوع کرتے ہیں پھر وہ اپنے قیاس سے مسئلہ بتاتے ہیں اس پر وہ عمل کرتے ہیں اس طرح وہ اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اہلحدیث حجت و دلیل کے بغیر اپنے مولویوں کی بات مانتے ہیں جب کہ ان کے نزدیک مفہوم تقلید تو یہی ہے کہ کسی کی بات ماننا۔ اہلحدیث غیر مقلد مولوی با حجت و دلیل اپنے بڑوں کی باتیں مانتے ہیں اس طرح وہ ابن تیمیہ، ابن قیم، قاضی شوکانی اور ابن عبد الوہاب نجدی کی تقلید کرتے ہیں اہلحدیث غیر مقلدین امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، رضی اللہ عنہم کی تقلید سے تو انکار کرتے ہیں مگر ابن تیمیہ، ابن قیم، قاضی شوکانی، ابن عبد الوہاب نجدی۔ جو ائمہ اربعہ سے بہت متاخر (یعنی بہت پیچھے اور بعد میں پیدا ہوئے) ہیں ان کی تقلید کرتے ہیں

اہلحدیث کے قیاس پر مبنی فتوے

غیر مقلدین (مکرین فقہ) کا دعویٰ ہے کہ ہم صرف قرآن و حدیث کو مانتے ہیں ”قیاس“ کو نہیں مانتے۔ لیکن جب ان کے مولویوں سے فتوے طلب کئے جاتے ہیں تو وہ اپنے فتوؤں میں قرآن مجید کی آیت اور حدیث شریف کو پیش نہیں کرتے بلکہ اپنے قیاس سے جائز اور ناجائز

کے فتوے جاری کرتے ہیں۔ لہذا کھلم کھلا ثابت ہو گیا کہ وہ غیر مقلد جو قیاس کی مخالفت کرتے ہیں اور اسی سبب سے چاروں اماموں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کی تقلید کو حرام و کمر اہی قرار دیتے ہیں وہی غیر مقلد مولوی خود قیاس کرتے ہیں اور اپنے قیاس پر لوگوں کو عمل کراتے ہیں اور ان کے عوام چاروں اماموں کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرتے ہیں۔ چار اماموں کی تقلید چھوڑنے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اہلحدیث غیر مقلدین چالیس مولویوں کی تقلید کرتے پھرتے ہیں۔ پت سے نیچے کسی کی بھی ڈاڑھی نظر آتی ہے تو اس کی تقلید شروع کر دیتے ہیں۔

یہیں سے یہ بات بھی واضح ہو گئی جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ائمہ کا دامن جو نہ تھا، وہ قیامت تک کوئی اختلافی مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔ جسے دعویٰ ہو ثابت کر دے کہ لٹا کھانا حلال ہے یا حرام؟ کوئی حدیث میں آیا ہے کہ کھانا حرام ہے؟ قرآن کی آیت نے تو کھانے کی صرف چار چیزوں کو حرام فرمایا ہے۔ مردار، رگوں کا خون، خنزیر (نور) کا گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے۔ کتا درکنار۔ سو کی چربی، گردے اور او جھڑی کہاں سے حرام ہو گئی؟ کسی حدیث میں ان کی تحریم نہیں۔ او آیت میں لحم فرمایا ہے جو ان کو شامل نہیں (فتویٰ رضویہ جلد نہم)



ہدایت کا راستہ کونسا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس طرح دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے:

ہمیں سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا راہ۔
کہ جن پر تو نے انعام فرمایا

اهدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیہم (سورۃ فاتحہ)



اللہ تعالیٰ نے جن پر انعام فرمایا ہے ان کا ذکر یوں ہے

اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا انبیاء صدیقین
شہداء اور صالحین پر

انعم الله عليهم من النبيين
والصديقين والشهداء
والصالحين (سورة النساء)

ان دونوں آیتوں سے ظاہر ہے کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (اولیاء اللہ) کا طریقہ سیدھا راستہ ہے۔

دنیاۓ اسلام کے اولیاء اللہ شروع سے ایکسر آن تک چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کر کے ضرور مقلد ہوئے اور اولیاء اللہ کے طریقے کو اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ قرار دیا۔ واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ جو لوگ ان بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں ہیں، اور چاروں اماموں میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے وہ غیر مقلد سیدھے راستے سے بٹے ہوئے ہیں اور گمراہ بد مذہب ہیں۔ خیال رہے کہ کبھی کوئی ولی غیر مقلد نہیں ہوا اور کوئی غیر مقلد قیامت تک ولی نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ انبیاء کی شان میں کٹاخی کرنا غیر مقلدوں کا شیعہ ہے اور گستاخی کرنے الامومس ہی نہیں ہو سکتا ولی ہونا تو بہت بڑی بات ہے۔

غیر مقلدوں کے چند اہم اصول

غیر مقلدین کچھ ایسے اہم اصول بنائے ہوئے ہیں جن پر وہ سختی کے ساتھ عمل کر کے اپنا مذہب پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں

پہلا اصول ان کا یہ ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہر گز نہ سنی جائے چاہے وہ داری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ ہی کیوں نہ ہوں۔ مثال کے طور پر غوث صمدانی قطب ربانی و ب سبحانی حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جن کے حالات و کرامات اور اکل و مناقب پر حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی تمام محدثین کرام اور علماء عظام نے بے شمار

کتابیں لکھیں اور جن کی عظمت و بزرگی کا ذکر سارے عالم میں پھیل رہا ہے، حضرت معروف کرخی، حضرت ابو یزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی، حضرت ابوالحسن خرقانی، حضرت داتا گنج بخش لاہوری، حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت امام غزالی، سلطان المہذ حضرت خواجہ غریب نواز اتبیری، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی، حضرت شہاب الدین شہروردی، حضرت سید احمد کبیر رفاہی، حضرت مولانا رومی، حضرت شیخ فرید الدین عطار، حضرت قطب الدین بختیار کاکی، حضرت خواجہ بندہ نواز، حضرت فرید الدین گنج شکر، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء، حضرت اشرف الدین حکیم نسیری، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت یوسف بن اسماعیل نبھانی، مولانا احمد رضا خان بریلوی (رحمۃ اللہ علیہم) دنیائے اسلام کے ان مشہور ترین اولیاء اللہ کی تعلیمات کو مانے والا کبھی غیر مقلد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اہلحدیث غیر مقلدین کے سارے اصولوں میں سب سے اہم یہی اصول ہے کہ پہلے کے بزرگوں میں سے کسی کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے۔

دوسرا اصول: غیر مقلدوں کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے اس لئے کہ غیر مقلدین کا خیال ہے کہ قرآن وحدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس کے لئے کسی بڑے علم کی ضرورت نہیں! مناف صالحین اور دنیائے اسلام کے بڑے بڑے مفسرین اور مجتہدین کے عقائد نظریات افکار اور تعلیمات سے دور کرنے کے لئے یہ اصول بنایا گیا۔

تیسرا اصول: غیر مقلدین کا تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے۔ اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کہہ کر رد کر دیا جائے۔ اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے تو حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی مقلدین سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا مذاہب قبول کر لیں گے۔



نماز تراویح اور غیر مقلدین

غیر مقلدوں کی آٹھ رکعت تراویح کا مسئلہ بھی اسی اصول کے تحت ہے کہ مسلمان دن بھر روزہ رکھنے کے ساتھ کاروبار کی مشغولیت کے سبب تھک جاتے ہیں اور کھانے کے بعد چاہتے ہیں کہ جلد آرام کریں۔ تو انھوں نے بیس رکعت تراویح کی بجائے آٹھ رکعت کر دی تا کہ مسلمان بارہ رکعت کی چھوٹ پا کر غیر مقلد ہو جائیں اور ہمارا نیا مذہب قبول کر لیں۔ حالانکہ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے انھوں نے فرمایا۔

کنا نقوم فی من عمر بن الخطاب
بعشرین رکعة والوتر۔ (بیہقی)

ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت
(تراویح) اور وتر پڑھتے۔

لیکن غیر مقلدین کے نزدیک بیس رکعت تراویح کی حد پیش غلط 'صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پڑھنا غلط' حضرت امام شافعی کا تراویح کو بیس رکعت قرار دینا غلط 'حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو اپنی کتاب حجتہ اللہ البالغہ میں لکھا کہ عددہ عشرون رکعة (یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے) یہ بھی ان کے نزدیک غلط۔

الہمدیث چاہتے ہیں کہ دین میں آسانی اور چھوٹ دے کر سب کو الہمدیث غیر مقلد بنالیا جائے۔ لوگ سہولت پسند ہو کر الہمدیث بن جائیں گے اور ائمہ دین سے اظہار بیزاری اختیار کریں گے۔

مسئلہ زکوٰۃ اور غیر مقلدین

اسی بنیاد پر الہمدیث کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ تجارت کے مال اور چاندی سونا کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں (دیکھئے غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف بدور الابلہ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

مسئلہ قربانی اور اہلحدیث

غیر مقلدوں کے نزدیک چار دن قربانی جائز ہونے کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے تاکہ سہولت و آسانی اور چوتھے دن بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر لوگ ہمارا نیا مذہب قبول کر لیں۔ حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے انہوں نے فرمایا

ایام النحر ثلاثة افضلها اولها

قربانی کے دن تین ہیں۔ ان میں کا افضل پہلا دن ہے (ہدایہ جلد ۴، ۳۳۱)

اور حضرت تافع رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔



الاضحیٰ یوم مان بعد یوم الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے (موسم الامم مالک بن انس، طبع رجمہ دیوبند)

مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا۔ اس طرح ہمیشہ سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ مکہ شریف میں بھی تین ہی دن قربانی ہوتی ہے۔ لیکن اہلحدیث کے نزدیک یہ حدیثیں غلط ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی جائز سمجھنا غلط بلکہ مکہ شریف والوں کا تین ہی دن قربانی کرنا بھی ان کے نزدیک غلط۔

اہلحدیث نے صرف سہولت و آسانی اور چار دن تک گوشت کی فراوانی عوام کو دکھا کر اپنی طرف کھینچنے کے لئے چار دن قربانی کو جائز رکھا۔ اور اسی بنیاد پر کہ لوگ سہولت و آسانی دیکھ کر غیر مقلد ہو جائیں گے۔ اہلحدیث کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ ایک بکرے کی قربانی پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اگرچہ سو آدمی ہوں (دیکھئے غیر مقلدوں کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف بدرالابہ ۳۳۱)

ایک نیا مذہب اور ابھر رہا ہے جو غیر مقلدوں سے سکھ کر عوام کو پھانسنے کے لئے قربانی کے



مسئلہ میں اور سہولت و آسانی پیش کر رہا ہے وہ کہتا ہے مرغی 'مرغا کی قربانی جہی جائز ہے اور جس طرح بیل اور بھینس وغیرہ کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اسی طرح بکری بکرا اور مرغی 'مرغا کی قربانی بھی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اور یہ ان کے نزدیک قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (دیکھئے استفتاء فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ۴۵۱) العیاذ باللہ
سچ فرمایا بخبر صادق حضور سید عالم ﷺ نے

آخری زمانہ میں (ایک گروہ) دجالوں اور کذابوں یعنی قریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہو گا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہو گا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں (مسلم مشکوٰۃ ۲۸)

يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يا تونكم من الاحاديث يا لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔ (رواہ مسلم)

مسئلہ طلاق اور غیر مقلدین

غیر مقلدوں کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کے مسئلہ کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے کہ عام طور پر لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جائز نہیں۔ تو اس سے ان نام نہاد احمدیوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کر لئے کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے ہماری طرف آجائیں اور ہمارا نیا مذہب قبول کر کے غیر مقلد وہابی ہو جائیں۔

واضح رہے کہ صحیح مسئلہ اس طرح ہے کہ شوہر چاہے یوں کہے کہ تجھے تین طلاق دیا اس طرح کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ دونوں صورتوں میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور وہ تین طلاق دے رہا ہے تو تینوں پڑ جائیں گی۔ چاہے ایک مجلس میں تین طلاق دے چاہے کئی مجلسوں میں جیسے کہ کسی شخص کو تین دو کانوں کے نیچے کا حق حاصل ہو اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں بیک جائیں گی۔ چاہے وہ تینوں دو کانیں ایک ہی مجلس میں بیچے چاہے کئی مجلسوں میں۔ لیکن بیچ ڈالے وہ تینوں دو کانیں اور بکے صرف ایک اسے کوئی عقلمند نہیں تسلیم کر سکتا۔ اسی طرح ہے جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں طلاقیں دے ڈالے مگر پڑے صرف ایک اسے بھی کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کے پڑ جانے پر مبہور صحابہ کرامؓ تابعین عظام اور چاروں ائمہ اسلام حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کا اتفاق ہے۔ عارف باللہ حضرت علامہ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ آیت کریمہ فان طلقها ثلاثا تحل الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

المعنى فان ثبت طلاقها ثلاثا في مرة او مرّات فلا تحل الخ كما اذا قال لها انت طالق ثلاثا او البتة وهذا هو المجمع عليه. واما القول بان الطلاق الثلاث في مرة واحدة لا يقع الا طلاق فلم يعرف الا لابن تيمية من الحنابلة وقدره عليه ائمة مذهبه حتى قال العلماء انه الضال المضل

مطلب یہ ہے کہ اگر عورت کو ایک دم تین طلاق دے یا الگ الگ۔ ہر صورت میں عورت حرام ہو جائے گی (جب تک کہ وہ حلالہ نہ کرے) جیسے کہ بیوی سے جب کہا تجھے تین طلاق ہے۔ یا طلاق بتہ۔ اسی پر عالموں کا اتفاق ہے۔ اور یہ کہنا کہ ایک دم کی تین طلاق میں ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ تو یہ صرف ابن تیمیہ کا قول ہے جو اپنے کو حنبلی کہتا تھا۔ اس کے مذہب کے اماموں نے اس کا رد کیا یہاں تک کہ عالموں نے فرمایا کہ ابن تیمیہ گمراہ اور گمراہ گر ہے (تفسیر صاوی جلد اول ۹۶)

اور حضرت سید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی عائشہ خنیسہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ کو آپ کی جدائی کا بڑا غم ہے تو آپ رو پڑے اور فرمایا۔

اگر میں نے اپنے جد کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے نہ سنا ہوتا۔ یا یوں فرمایا کہ اگر میں نے اپنے والد سے جدا مجد ﷺ کی یہ حدیث شریف نہ سنی ہوتی کہ جو اپنی بیوی کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے یا مبہم (اکٹھی تین طلاقیں) دے تو وہ بغیر حلالہ پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ تو عائشہ سے میں رجعت کر لیتا

لو لا انی سمعت جدی اوحدثنی ابی انہ سمع جدی یقول ایما رجل طلق امرأته ثلاثا عند الاقراء اوثلا ثامبہمة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ لراجعته۔

(سنن کبریٰ بیہقی جلد ۷، ۳۳۶)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا مذہب واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ چارے تین طلاقیں ایک دم اکٹھی دے چاہے تین طہروں میں۔ بہر صورت تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں یہ قانون بنادیا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی۔ شارح مسلم حضرت علامہ امام نووی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں۔

جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاق۔ تو حضرت امام شافعی 'حضرت امام مالک' حضرت امام اعظم ابو حنیفہ 'حضرت امام احمد بن حنبل اور سلف و خلف کے جمہور عالموں نے فرمایا کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی

من قال لامرأته انت طالق ثلا

ثا فقال الشافعی ومالك و ابو

حنيفة واحمد وجماهير العلماء

من السلف والخلف يقع الثلاث

(مسلم شریف جلد ۸، ۴۷۸)



لیکن اجماعیث غیر مقلدین کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر غلط 'ساری حد' تیس غلط 'چاروں ائمہ مجتہدین اور سلف و خلف کے جمہور علمائے دین کا مذہب غلط' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فیصلہ کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں سب پڑ جائیں گی جس پر بہت بڑے بڑے محدثین گواہ ہیں وہ بھی غلط اس کے بارے میں نواسہ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث غلط۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ قانون بنانا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی وہ بھی غلط اور صحابہ کرام کا اس قانون کو مان لینا اور اس پر عمل درآمد ہونا سب غلط۔ البتہ ابن تیمیہ جو امت میں انتشار اور فتنے پیدا کرنے کے لئے کئی صدی بعد پیدا ہوا صرف وہ صحیح ہے۔ یعنی اجماعیث غیر مقلدین کے نزدیک حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام وغیرہ نے نبوت اور شریعت کے مزاج کو نہیں سمجھا صرف ابن تیمیہ نے سمجھا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دماغ میں خرابی اور فتور ہی کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بنا ڈالا تو اہل سنت و جماعت مفتی شافعی مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے اس کار و کیا اور اسے گمراہ و گمراہ قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین ہیں کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے شریعت سے بغاوت کرنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کر لی اور اسے اپنا امام و پیشوا بنالیا۔

وہاں کہہ کہ خدائے عزوجل ابن تیمیہ اور اس کی پیروی کرنے والے غیر مقلدین کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات واکمل التسلیم

اجماعیث غیر مقلدین کے باطل عقائد و نظریات

اس باب کے سارے مضامین و حوالے دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی مہدی حسن شاہ جہاں

پوری کی تصنیف قطع الوتمین سے بعینہ نقل کئے گئے ہیں۔

۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک رام چندر اور کچھمن اور کرشن جی ہیں جو ہندوؤں میں مشہور ہیں۔ اسی طرح فارسیوں میں زر تشت۔ اور چین و چپان والوں میں نفسیس۔ اور بدھ و سقراط اور فیثا غورس یونانیوں میں چنانچہ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہ انبیاء صلحا تھے۔ (ہدیت المہدی ص ۸۵)

۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ص ۳۱۳ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد و عرف الجادی ص ۲۲ مؤلفہ ندیر حسین خاں غیر مقلد)

۳۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔ اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو (ظفر الماضی ص ۱۳۱، ۱۳۲ نواب صاحب غیر مقلد کی، عرف الجادی ص ۱۱۵)

۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک خشکی کے وہ تمام جانور حلال ہیں جن میں خون نہیں (بدور الابلہ ص ۳۳۸ مؤلفہ نواب صاحب مذکور)

۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو جانور مر گیا اور میتہ ہے وہ ناپاک نہیں (دلیل الطالب ص ۲۲۴)

۶۔ نواب صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں کہ سود کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح اور قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ اس کے پاک ہونے پر وال ہے۔ (بدور الابلہ ص ۱۳۱۵)

۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک سوائے حیض و نفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں کا خون پاک ہے (دلیل الطالب ص ۲۳۰ و بدور الابلہ ص ۱۸ و عرف الجادی ص ۱۰)

۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک مال تجارت میں زکوٰۃ نہیں ہے (بدور الابلہ ص ۱۰۲ و دلیل الطالب و مسک الختام شرح بلوغ المرام و شرح رسالہ شوکانی)

۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام اشیاء میں سود لینا جائز ہے (دلیل الطالب عرف الجادی البیان المخصوص بدور الابلہ و غیر ہا)

۱۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک آدمی کو بغیر غسل کئے قرآن شریف کو چھونا اٹھانا رکھنا اور

ہاتھ لگانا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ۲۵۲ عرف الجادی البیان المخصوص)

۱۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں (بدور الابلہ ص ۱۰۱)

۱۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک شراب ناپاک و نجس نہیں ہے بلکہ پاک ہے (بدور الابلہ ص ۱۵ دلیل الطالب ص ۴۰۴ عرف الجادی ص ۲۴۵)

۱۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سود نہیں ہوتا جس طرح چاہے بیچے خریدے کمی زیادتی ہر طرح جائز ہے (دلیل الطالب ص ۵۷۵)

۱۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک منی پاک ہے (بدور الابلہ ص ۱۵ دیگر کتب بالا)

۱۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے (بدور الابلہ ص ۷۱)

۱۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو ان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے (بدور الابلہ ص ۲۵۶ دلیل الطالب ص ۴۳۲، ۴۳۵)

۱۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں۔ اور نہ اس نماز کا قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (دلیل الطالب ص ۲۵۰)

۱۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب پاک ہے (بدور الابلہ ص ۱۴)

۱۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک دریا کے تمام جانور زندہ ہوں یا مردہ سب حلال ہیں مگر طافی (بدور الابلہ ص ۳۳۳ عرف الجادی ص ۲۴)

۲۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے برتن استعمال کرنا جائز ہے (بدور الابلہ ص ۲۵۴)

۲۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہے وہ شخص اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی زنا سے پیدا ہوئی ہو

(عرف الجادی ص ۱۱۳)



۲۲۔ غیر مقلدوں کے نزدیک مشیت زنی کرنی۔ یا اور کسی چیز سے منی خارج کرنا اس شخص کے لئے مباح ہے جس کے بیوی نہ ہو۔ اور اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو واجب و مستحب ہوتا ہے (عرف الجادی ۲۱۴)

۲۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھروالوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں (بدور الابلہ ۳۴۱)

۲۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں (عرف الجادی ۲۵۷)

۲۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک نجاست گرنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا پانی تھوڑا ہوا بہت۔ نجاست پاخانہ و پیشاب ہوا اور کوئی ہو۔ ہاں رنگ و بو مزو ظاہر ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔ (عرف الجادی ۹)

۲۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر نمازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اور وہ گنہگار ہے (بدور الابلہ ۳۸)

۲۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (دستور الہمتی) (۲۸) غیر مقلدین کے نزدیک سر منڈانا خلاف سنت اور خارجیوں کی علامت ہے (البنیان المخصوص ۱۶۹)

۲۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (البنیان المخصوص ۱۷۳)

۳۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی نماز بغیر تمام ستر کے چھپائے ہوئے صحیح ہے تنہا ہوا دوسری عورتوں کے ساتھ ہو یا اپنے شوہر کے ساتھ ہو یا دوسرے محارم کے ساتھ۔ غرض ہر طرح صحیح ہے زیادہ سے زیادہ سر کو چھپالے (بدور الابلہ ۳۹)

۳۱۔ غیر مقلدوں کے نزدیک نمازی کے کپڑوں کے واسطے پاک ہونا شرط نہیں۔ اگر کسی نے ناپاک کپڑوں میں بغیر کسی عذر کے قصداً نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے (دلیل الطالب ۲۶۴ عرف الجادی ۳۲ بدور الابلہ ۳۹)

۳۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک ٹخنوں سے نیچا پا جامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دستور العمل ص ۲۹)
 ۳۳۔ رمضان میں روزہ کی حالت میں کسی نے قصد اکھا پی لیا تو غیر مقلدوں کے نزدیک اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے (دستور العمل ص ۱۰۳)۔

۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک پردہ کی آیت خاص ازواج مطہرات کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ امت کی عورتوں کے واسطے نہیں ہے۔ (البیان المرصوح ص ۱۶۸)

۳۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک سیاہی (خار پشت) کھانا جائز ہے حرمت کی حدیث ثابت نہیں (بدور الابلہ ۳۵۱ عرف الجادی ۲۴۳)

۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جانور کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی تو کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔ اس کا کھانا جائز ہے (عرف الجادی ۲۴۹)

۳۷۔ نابالغ لڑکا اگر بالغین کی امامت کرے تو اس کی امامت صحیح ہے۔ (عرف الجادی ۳۸)
 ۳۸۔ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں جو شخص نکاح یا خوشی کی رسموں میں باجے بجوائے اس کو فاسق کہنا ظلم اور شرارت و تعصب ہے (اسرار المفلت پارہ ہشتم ص ۶۱)

۳۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک حالت حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی (روضہ ندیہ ص ۲۱۱)
 ۴۰۔ شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے تین سو سے زیادہ مسکوں میں غلطی کی ہے (فتاویٰ حدیثیہ ص ۸۷)

۴۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے ملاوہ تکبیر کے دو اذان دینی چاہئے (اسرار المفلت پارہ دوم ص ۱۱۹)

۴۲۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ اگر رنڈی نے زنا سے مال کمایا اور اس کے بعد اس نے توبہ کر لی تو وہ مال اس کے اور تمام مسلمانوں کے لئے حلال اور پاک ہو جاتا ہے (دیکھو فتویٰ مولوی عبد اللہ غازی پور۔ مورخہ ۲۳، بیع الآخر ۱۲۳۹ھ)

۴۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک خطبہ میں خلفاء کا ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بدیۃ المہدی ص ۱۱۰)

۴۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک متعہ جائز ہے (بدیۃ المہدی ص ۱۱۸)

۴۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو شخص عورتوں اور لڑکیوں سے لواطت کرے یعنی چھپے کے

مقام میں ہمسری کرے اس کو منع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ مسئلہ مختلف فیہا ہے (بدیۃ المہدی ۱۱۸)
 ۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک گانے اور مزامیر سے لوگوں کو منع نہیں کرنا چاہئے (بدیۃ
 المہدی ۱۱۸)

۳۷۔ غیر مقلدین کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال حجت نہیں ہیں۔ (بدیۃ المہدی ۲۱۱)

احوال حضور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۵۰ھ)

آپ کا نام نامی نعمان کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم امام المسلمین ہے۔ آپ فارس کے
 بادشاہ نوشیرواں کی اولاد سے ہیں۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ نعمان بن ثابت بن نعمان
 بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔

آپ کے دادا شرف باسلام ہو کر کوفہ شہر میں سکونت پذیر ہوئے۔ وہیں آپ ۸۰ھ میں پیدا
 ہوئے۔ آپ کے والد ثابت اپنے بچپن کے زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
 لائے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے اولاد کی اولاد میں خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

آپ کے زمانہ مبارکہ میں تقریباً بائیس صحابہ زندہ تھے جن میں سے سات صحابہ کرام رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ثابت ہے خصوصاً حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن
 عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن اوفی، حضرت معقل بن یسار اور حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم سے اور حضرت انس و حضرت جابر و حضرت واثلہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
 آپ نے حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

حدیث شریف میں آپ کے متعلق بشارات بھی دی گئی ہے جیسا کہ محدث زمانہ حضرت علامہ
 جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حضور سید
 عالم ﷺ نے سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس حدیث شریف میں بشارات دی
 ہے جیسے ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا
 کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لو کان العلم بالثریا لتناوله رجال من ابناء فارس۔

یعنی اگر علم ثریا پر پہنچ جائے تو فارس کے جواں مردوں میں سے ایک جواں مرد ضرور اس تک پہنچ جائے گا (تمییز الضعیف اردو ص ۶)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ معجم طبرانی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لو کان الدین معلقاً بالثریا لتناوله ناس من ابنا فارس یعنی اگر دین ثریا میں معلق ہو جائے تو یقیناً مردان فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیں گے (تمییز الضعیف مناقب الامام ابی حنیفہ اردو ص ۷)

ان احادیث کریمہ میں "ابنائے فارس" اور "رجال فارس" سے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب مراد ہیں

آپ نے چار ہزار مشائخ تابعین، تبع تابعین سے حدیث وفقہ حاصل کیا جن میں سے بعض حضرات کے نام یہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق، حضرت تافع مولیٰ ابن عمر، موسیٰ بن ابی عائشہ، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، سعید بن مسروق، سلمہ بن کہیل، سلیمان بن مہران، عمار بن عمار، عبد اللہ بن دینار، عبد الرحمن بن ہریر، عرج، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یسار، محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضیٰ، محمد بن عمرو بن الحسن بن علی المرتضیٰ، ولید بن سرتح، مولیٰ عمر بن الخطاب اور ہشام بن عمرو بن الزبیر رضی اللہ عنہم آپ نے تمام علوم میں کامل ہونے کے بعد گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تو ایک رات آپ سرکار اقدس ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو حنیفہ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے تو آپ گوشہ نشینی کا ارادہ ہر گز نہ کریں۔ اس بشارت کے بعد آپ درس و تدریس اور مسائل شرعیہ کے اجتہاد و استنباط میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ آپ کا مذہب ساری دنیا میں پھیل گیا۔

آپ کے شاگرد بے شمار ہوئے جن میں سے ساٹھ شاگردوں کا ذکر بعض محدثین نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ان میں سے چند بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، حسن بن زیاد، لؤلؤی، ابو مطیع بلخی، عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، زکریا بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث، نخعی، زکیم، الصوفیہ، داؤد طائی، یوسف بن خالد، اسد بن عمر، داؤد، نوح

بن مریم وغیرہم رضی اللہ عنہم۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مسائل کے اجتہاد اور احکام کے استنباط کی مشغولیت نے سبب روایت حدیث کا بہت کم موقع ملا جیسے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو امور خلافت کی مشغولیت کے سبب حدیث کی روایت کا اتفاق ہوا۔ مگر اس کے باوجود حضرت امام اعظم کی روایت کردہ حدیثوں کی پندرہ ہسندیں جمع کی گئی ہیں اور آپ کے شاگرد اکابر محدثین کے شیوخ میں شمار کئے گئے ہیں۔ جیسے یحییٰ بن معین، یحییٰ بن جراح، مسعر بن کدام، عبد اللہ بن مبارک، امام ابو یوسف، احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اور بالواسطہ اصحاب صحاح ستہ یعنی حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم وغیرہ بھی حضرت امام اعظم کی شاگردی سے باہر نہیں ہو سکتے۔

زر قانی شارح موطا نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کی مرویات پانچ سو ہیں۔ دوسرے یہ کہ سات سو ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک ہزار سے کچھ زائد ہیں۔ چوتھے یہ کہ ایک ہزار سات سو ہیں۔ پانچویں یہ کہ چھ سو سڑ سٹھ ہیں۔

اور غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو صرف بترہ حدیثیں پہنچی ہیں یہ بات سراسر غلط ہے بقول حضرت مولانا علی قاری علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ تراوی ہزار مسائل حل فرمائے ہیں جن میں سے اڑتیس ہزار مسائل عبادات سے متعلق ہیں اور باقی معاملات کے بارے میں ہیں۔ جو آپ کی مرویات کو دیکھنا چاہئے وہ موطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الحج، سیر کبیر اور حضرت امام ابو یوسف کی کتاب الخرج، کتاب الامالی، حردین، زیاد وغیرہ کا مطالعہ کرے۔ ان میں امام اعظم کی روایت کردہ کئی سو حدیثیں صحیح اور حسن ملیں گی۔

آپ کی تصنیفات فقہ اکبر، کتاب الوصیہ، کتاب العالم والمعلم اور کتاب المفتود وغیرہ ہیں۔ آپ کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔ مزار مقدس بغداد شریف میں ہے (ماخوذ تبیض الصحیفہ خیرات الحسان، حدائق الحنفیہ، مفید المفتی، سوانح امام اعظم)